بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۴ شعبان ۱۴۰۰ھ ۲۸ احسان ۱۳۵۹ہش ۲۸ جون ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۴۶

اخبار احمدیہ

۔۰ ربوہ ۲۶ احسان / جون۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج علی الصبح ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنی غیر حاضری کے دوران ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر کیا ہے۔ اس کے علاوہ مولانا عبد المالک خان صاحب، مولانا غلام محمد صاحب، مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور مولانا نذیر احمد مبشر صاحب کو بالترتیب امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

• احباب کرام خصوصی توجہ التزام اور درد والحاح سے دعاؤں میں لگ جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے صحت و سلامتی عطا فرمائے۔ اور ہر گام پر حامی و ناصر ہو۔ آمین

۔۰ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت گزشتہ چند روز سے بلڈ پریشر میں اضافے کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین۔

۔۰ خاکسار کی ہمشیرہ امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر آف کراچی کی طبیعت کچھ عرصہ سے علیل ہے۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نسیم سیفی ربوہ۔

۔۰ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۸۰ء بروز جمعہ مکرم فرید عارف خان کے ہاں پہلی بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام نادیہ خان تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر کی پوتی اور ملک فضل حسین صاحب جو کہ مکرم غلام حسین صاحب ایاز مرحوم کے بھائی ہیں کی نواسی ہے۔

۔۰ برادرم مکرم نصیر احمد قمر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ و مدیر تشحیذ الاذہان ابن مکرم بشیر احمد قمر صاحب مبلغ غانا کے نکاح کا اعلان مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ۱۸ جون بروز بدھ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سلیمہ بیگم صاحبہ بی اے بنت احمد حسین صاحب درویش قادیان حال قادیان کے ساتھ مبلغ ۳ ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ لڑکی کی طرف سے مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب وکیل تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ مبارک فرمائے۔

حافظ مظفر احمد جامعہ احمدیہ ربوہ

تفسیر القرآن از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اسکی دستگیری کرتا ہے

تب ان میں وہ کیفیت پیدا ہو جائیگی جو ان کے خیال و گمان میں بھی نہیں ہوتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاد باری تعالیٰ

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ (البقرہ ۳-۴)

ترجمہ: (یہ) کامل کتاب ہے جو متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو (کچھ) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"...... انسانی سعی اور کوشش نماز کے ادا کرنے میں اس سے زیادہ کیا کر سکتی ہے کہ جہاں تک ہو سکے پاک اور صاف ہو کر اور نفی خطرات کر کے نماز ادا کریں اور کوشش کریں کہ نماز ایک گری ہوئی حالت میں نہ رہے اور اس کے جس قدر ارکان حمد و ثنا، حضرت عزت توبہ اور استغفار اور دعا اور درود ہیں وہ دلی جوش سے صادر ہوں۔ لیکن یہ تو انسان کے اختیار میں نہیں ہے کہ ایک فوق العادت محبت ذاتی اور خشوع ذاتی اور محویت سے بھرا ہوا ذوق و شوق اور ہر ایک کدورت سے خالی حضور اس کی نماز میں پیدا ہو جائے گویا وہ خدا کو دیکھ لے۔ اور ظاہر ہے کہ جب تک نماز میں یہ کیفیت پیدا نہ ہو وہ نقصان سے خالی نہیں اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ متقی وہ ہیں جو نماز کو کھڑی کرتے ہیں اور کھڑی وہی چیز کی جاتی ہے جو گرنے کے لئے مستعد ہے۔ پس آیت یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے یہ معنے ہیں کہ جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے نماز کو قائم کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں اور تکلف اور مجاہدات سے کام لیتے ہیں۔ مگر انسانی کوششیں بغیر خدا تعالیٰ کے فضل کے بیکار ہیں۔ اسی لئے اس کریم و رحیم نے فرمایا۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یعنی جہاں تک ممکن ہو وہ تقویٰ کی راہ سے نماز کی اقامت میں کوشش کریں۔ پھر اگر وہ میرے کلام پر ایمان لاتے ہیں تو میں ان کو فقط انہی کی کوشش اور سعی پر نہیں چھوڑوں گا بلکہ میں آپ ان کی دستگیری کروں گا۔ تب ان کی نماز ایک اور رنگ پکڑ جائے گی۔ اور ایک اور کیفیت ان میں پیدا ہو جائے گی جو ان کے خیال و گمان میں بھی نہیں تھی۔ یہ فضل محض اس لئے ہوگا کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام قرآن شریف پر ایمان لائے اور جہاں تک ان سے ہو سکا ان کے احکام کے مطابق عمل میں مشغول رہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ ص ۹۰)

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ شعبان ۱۴۰۰ھ

۲۸ احسان ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ کے دورے کا ایک ایمان افروز پہلو

احمدیوں کے روحانی آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز عنقریب بیرونی ممالک کے دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ حضور کے دورے کی تیاریاں نکتہ عروج پر پہنچ چکی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ اپنے دورے کے دوران متعدد ممالک میں تشریف لے جائیں گے۔ جہاں پر بسنے والے لاکھوں احمدی اپنے آقا کا استقبال کرنے کے لئے دن رات بے چین ہیں اور ایک ایک گھڑی گن گن کر کاٹ رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کے بیرونی ممالک کے دورے ہمیشہ ہی لطف اور روحانی تازگی کا ایک عجیب موقعہ فراہم کرتے ہیں۔ ان دوروں کے دوران اتنی متنوع ہمہ گیر اور بارش کی طرح برسنے والی خدائی برکات کا نزول ہوتا ہے کہ ہر روح بے اختیار اپنے ربّ کے آستانے پر اظہار تشکر کے لئے جھک جاتی ہے۔ حضور کے دوروں کے دوران خدائی تائید و نصرت کے نت نئے ایمان افروز مظاہرے دیکھنے میں آتے ہیں اور قلب و روح تازگی اور شادمانی کے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں۔

چشم تصوّر کو آج سے اکانوے سال پیچھے لے جائیے تو ایک عجیب نظارہ نظر آتا ہے۔ ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبے میں سے ایک شخص بے سرو سامانی اور لاچاری کے عالم میں اٹھتا ہے

۔۔۔ یہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے جو کہ اپنی اس دور کی زندگی کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:۔

"میں ایک ایسی گمنامی کی حالت میں تھا کہ بہت کم لوگ ہوں گے جو میرے وجود سے بھی واقف ہوں گے غرض اس زمانے میں میں اکیلا انسان تھا جس کے ساتھ کسی دوسرے کو کچھ تعلق نہ تھا اور میری زندگی ایک گوشۂ تنہائی میں گزرتی تھی۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۰)

اور جب خدا کے اس مامور نے اپنی ذمہ داری کو سوچا تو مشکلات اور مصائب کا ایک طویل باب آنِ واحد میں اس کے سامنے کھل گیا۔ کہ اس کام کے لئے وسائل کہاں سے بہم ہوں گے۔ جماعت کہاں سے آئے گی، ساتھی کون ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ان امور میں جب کہ تصوّر کیا گیا بڑی مشکلات کا سامنا نظر آیا اور بہت خوفناک حالت دکھائی دی۔ کیونکہ جبکہ میں نے اپنے تئیں دیکھا تو نہایت درجہ گمنام اور احدٌ من النّاس پایا وجہ یہ کہ نہ تو میں کوئی خاندانی پیرزادہ اور کسی گدی سے تعلق رکھتا تھا تا میرے پر ان لوگوں کا اعتقاد ہو جاتا اور وہ میرے گرد جمع ہو جاتے جو میرے دادا کے مرید تھے اور کام سہل ہو جاتا اور نہ میں کسی مشہور عالم فاضل کی نسل میں سے تھا تا صدہا آبائی شاگردوں کا میرے ساتھ تعلق ہوتا۔ اور نہ میں کسی عالم فاضل سے باقاعدہ تعلیم یافتہ اور سند یافتہ تھا تا مجھے اپنے سرمایۂ علمی پر ہی بھروسہ ہوتا اور نہ میں کسی جگہ کا بادشاہ یا نواب یا حاکم تھا تا میرے رعبِ حکومت سے ہزاروں لوگ میرے تابع ہو جاتے بلکہ میں ایک غریب ایک ویرانہ گاؤں کا رہنے والا اور بالکل ان ممتاز لوگوں سے الگ تھا جو مرجع عالم ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۱، ۵۲)

یہ وہ صورتحال تھی کہ ایک شخص دنیا بھر کے دل جیتنے نکلا۔ اس کے دل میں عشق خداوندی کی آگ دہک رہی تھی اور لب پر حمد و ثناء اور درود کے نغمات تھے۔ یہ شخص قادیان کے ایک ایسے معمولی سے قصبے سے اٹھا جہاں پر نہ تو ریل جاتی تھی اور جہاں پر نہ دُنیا کی اور کوئی آسائش تھی۔

مگر اس کے بعد چشم تصوّر نے بڑی حیرانی سے یہ منظر دیکھا کہ اس کے گرد لوگ پروانوں کی طرح جمع ہونے لگے اس شخص کے وجود میں ایک ایسی مقناطیسی کشش تھی کہ جو بھی اس سے ملتا بے اختیار ہو کر اسی کا دیوانہ ہو جاتا۔ بڑے بڑے پتھر دل اس سے مصافحہ کرتے تو ان کی آنکھوں سے اشکوں کے جھرنے بہہ نکلتے۔ کتنے ہی دنیا میں ڈوبے ہوئے آئے اور ایک ہی دن میں ان کی دُنیا ہی بدل گئی۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے کی تائید و نصرت کی گھنگھور گھٹائیں یوں ٹوٹ ٹوٹ کر برسیں کہ ہر طرف جل تھل ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں ہی اتنا زبردست رجوع خلائق کا نظارہ دیکھا کہ آپ خدا کے عشق میں پہلے سے بھی بڑھ کر فنا ہو گئے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"اور پھر اس کے بعد خدا نے اپنے ان تمام وعدوں کو پورا کیا جو ایک زمانہ دراز پہلے پیشگوئی کے طور پر کئے تھے اور طرح طرح کی تائیدیں اور طرح طرح کی نصرتیں کیں اور جن مشکلات کے تصوّر سے قریب تھا کہ میری کمر ٹوٹ جائے اور جن غموں کی وجہ سے مجھے خوف تھا کہ میں ہلاک ہو جاؤں ان تمام مشکلات اور ان تمام غموں کو دُور فرمایا اور جیسا کہ وعدہ کیا تھا ویسا ہی ظہور میں لایا۔ اگرچہ وہ بغیر سبقت پیشگوئیوں کے بھی میری نصرت اور تائید کر سکتا تھا مگر اس نے ایسا نہ کیا بلکہ ایسے زمانے اور ایسی نومیدی کے وقت میں میری تائید اور نصرت کیلئے پیشگوئیاں فرمائیں کہ .... کوئی صورت کامیابی کی ظاہر نہیں تھی۔ اسی طرح وہ پیشگوئیاں جو میرے گمنامی کے زمانہ میں کی گئیں اس زمانہ کی نگاہ میں ہنسی کے لائق اور دور از قیاس تھیں اور ایک دیوانہ کی بڑ سے مشابہ تھیں کس کو معلوم تھا کہ جیسا کہ ان پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا گیا ہے سچ مچ کسی زمانہ میں ہزارہا انسان میرے پاس قادیان میں آئیں گے اور کئی لاکھ انسان میری بیعت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور میں اکیلا نہیں رہوں گا۔ جیسا کہ اس زمانہ میں اکیلا تھا۔ اور خدا نے گمنامی اور تنہائی کے زمانہ میں یہ خبریں دیں تا وہ ایک دانشمند اور طالب حق کی نظر میں عظیم الشان نشان ہوں اور تا سچائی کے ڈھونڈنے والے یقینی دل سے سمجھ لیں کہ یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں ہے اور نہ ممکن ہے کہ انسان کی طرف سے ہو۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۲)

اور یہ تو ذکر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگی کا۔ آج جبکہ ابھی اس سلسلہ کے قیام کو سو سال بھی پورے نہیں ہوئے تو اس جماعت کے افراد کی تعداد دنیا بھر کے کونوں میں پھیل گئی ہے اور پاکستان سے باہر متعدد ممالک میں نہایت مضبوط اور مستحکم جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ جہاں کے احمدیوں کے لئے وہ دن بڑی مسرت اور شادمانی کا ہوتا ہے جبکہ خدا کے اس مسیح کا خلیفہ ان کے درمیان رونق افروز ہونے تشریف لاتا ہے۔

تائید و نصرت الٰہی کے یہ رُوح پرور جلوے دل و نگاہ میں مسرتیں اور شادمانیاں بھر دیتے ہیں۔ ایمان میں ایک نئی تازگی آتی ہے اور روح میں خوشیوں کی نئی توانائی آتی ہے۔ خُدا کی خدائی کے یہ زندہ جلوے دیکھ کر انسان اپنے پیدا کرنے والے کے حضور جھکتا ہے اور اس کے آگے عاجزی اور زاری سے یہ ذکر کرتا ہے کہ اے خدا تو ہم سے راضی رہ۔ ہم پر بھی اپنی لاانتہا نعمتیں نازل کر ہم کو شیطان کے حملوں سے بچا۔ ہم کو اپنے پیار کی اور قرب کی راہیں عطا کر۔ ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے دین کے جھنڈے کو اونچے سے اونچا اڑاتے چلے جائیں۔ اور وہ دن جلد تر آئے جبکہ یہ ساری دنیا تیری پاک توحید اور تیرے محبوب ترین بندے نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت تلے جمع ہو جائے۔ آمین ثم آمین ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیبت

مکرم رفیق احمد سعید صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوہاٹ

جو بات کسی کے سامنے نہ کہہ سکیں اور پیچھے کہیں وہ غیبت کہلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بارے یوں فرماتا ہے:۔

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ"

(الحجرات آیت ۱۲)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو تم اس کو ناپسند کرو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

غیبت ایک گناہ ہے اور یہ آدمی کے اعمال کو اس طرح تباہ کر دیتی ہے جیسے سوکھی لکڑی کو آگ جلا دیتی ہے۔ غیبت سے کئی اور گناہ جنم لیتے ہیں اور انسان کے اندر کئی اور عیوب پیدا ہو جاتے ہیں جو اس کو قعر مذلت میں گرا دیتے ہیں اور انسان کی ماہیت تباہ ہو جاتی ہے۔ انسان بعض دفعہ بے خیالی میں ایسی بات کہہ دیتا ہے کہ جس کے نتائج بہت ہی خراب نکلتے ہیں فتنہ اور فساد کی آگ بھڑک اٹھتی ہے جس میں وہ خود بھسم ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص اپنا ایک غلام فروخت کر رہا تھا اور ساتھ یہ کہتا تھا کہ سوائے چغل خوری یعنی غیبت کے اس میں کوئی دوسرا عیب نہیں ہے۔ ایک شخص نے اس غلام کو خرید لیا اور اسے اپنے گھر لے آیا۔ ایک دن اس غلام نے اپنے مالک کی بیوی سے کہا کہ آپ کے شوہر آپ سے محبت نہیں کرتے اور وہ ایک کنیز خریدنے والے ہیں۔ لہٰذا جب وہ سو جائیں تو تم استرے سے اس کے حلق کے چند بال کاٹ لاؤ اور میں اس پر ایک عمل پڑھ کر دوں گا۔ اس کے بعد تم دیکھو گی کہ تمہارا خاوند تمہارا مرید بن جائے گا۔ دوسری طرف غلام نے اپنے مالک سے کہا کہ آپ کی بیوی کسی دوسرے آدمی سے محبت کرتی ہے اور وہ آپ کو قتل کرنا چاہتی ہے۔ مالک نے سارا واقعہ پوچھا۔ غلام نے کہا کہ آپ آج رات اپنے بستر پر لیٹ جائیں کہ یوں معلوم ہو کہ آپ سو گئے ہیں۔ سب واقعہ خود ہی کھل جائیگا چنانچہ اس نے بستر پر لیٹ کر آنکھ بند کر لی۔ اس کی بیوی غلام کی ہدایت کے بموجب استرا لے کر آئی اور اس کی داڑھی پر ہاتھ ڈالا۔ مرد نے سمجھ لیا کہ یہ قتل کرنے آئی ہے۔ اس نے استرا چھین کر اپنی بیوی کو قتل کر دیا اور اس عورت کے عزیز و اقارب نے شوہر کو ختم کر دیا۔ نتیجہ آپ خود سمجھ گئے ہوں گے کہ غلام کی چغلخوری یعنی غیبت نے کیا گل کھلایا۔

اس لئے ضروری ہے کہ ہر شخص غیبت کے بھیانک گناہ سے بچے۔

بعض لوگوں میں اس گناہ یعنی غیبت کے بارے میں غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اگر کسی کا کوئی سچا عیب اس کی عدم موجودگی میں بیان کیا جائے تو وہ غیبت نہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ غیبت کا اطلاق ہمیشہ ایسی سچی بات پر ہوتا ہے جو کسی دوسرے کو بدنام کرنے کے لئے اس کی غیر حاضری میں بیان کی جائے۔ اگر جھوٹی بات بیان کی جائے تو وہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ! غیبت کسے کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا:۔

"ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ۔ قِيْلَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ"

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الغیبۃ ص ۱۸۸ / ۲۰۲)

یعنی اپنے بھائی کا اس کی پیٹھ پیچھے اس رنگ میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ بات جو کہی گئی ہے صحیح ہو اور میرے بھائی میں وہ موجود ہو تب بھی یہ غیبت ہو گی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ عیب اس میں پایا جاتا ہے جس کا تو نے اس کی پیٹھ پیچھے ذکر کیا ہے۔ تو یہ غیبت ہے اور اگر وہ بات جو تو نے کہی ہے اس میں پائی ہی نہیں جاتی تو یہ اس پر بہتان ہے۔

اسی طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

"بدترین آدمی تم اسے پاؤ گے جو دو منہ رکھتا ہے۔ ان کے پاس آ کر کچھ کہتا ہے دوسروں کے پاس جا کر کچھ کہتا ہے یعنی منافق اور چغلخور ہے۔"

(مسلم جلد ۲)

حضرت امام بصری رحمہ اللہ ایک بہت بڑے ولی ہو گزرے ہیں۔ ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ فلاں شخص آپ کی غیبت کر رہا تھا۔ آپ نے بطور تحفہ اس کو تازہ کھجوریں بھیجتے ہوئے پیغام دیا کہ سنا ہے کہ تم نے اپنی نیکیاں میرے اعمال نامہ میں درج کروا دی ہیں۔ میں اس کا کوئی معاوضہ نہیں دے سکتا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

اسی طرح آپ کا مقولہ ہے کہ:۔

"جو آدمی کسی کے سامنے برائیاں بیان کرتا ہے وہ یقیناً اس کی برائیاں بھی لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہوگا" ایسے آدمی کی صحبت سے بچنا چاہیئے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ بھی ایک ولی ہو گزرے ہیں ان کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ کی مجلس میں چند لوگوں نے غیبت پر بحث کی تو آپ نے فرمایا کہ اگر انسان غیبت کرنا چاہے تو پہلے اپنے والدین کی غیبت کرے کیونکہ ان کے گناہ اتنے زیادہ ہیں کہ اولاد کی نیکیاں ان کے اعمالنامے میں درج کی جاتی ہیں۔ کسی نے آپ سے عرض کی کہ میں ایسے گناہ کا مرتکب ہوا ہوں جو بوجہ ندامت آپ کے سامنے نہیں بتا سکتا لیکن اصرار کے بعد اس نے عرض کی کہ میں زنا کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو اس خیال میں تھا کہ شاید تو نے غیبت کا گناہ کیا ہے۔ کیونکہ زنا کا تعلق تو خدا کے گناہ سے ہے جو توبہ کے بعد معاف بھی ہو سکتا ہے لیکن غیبت بندے کا گناہ ہے جس کو بندہ معاف نہیں کرتا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

غیبت ایک ایسا گناہ ہے جس سے کئی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اس گناہ کو گناہ نہیں سمجھتے۔ ان کی ضمیر مر چکی ہوتی ہے۔ ان میں نیکی اور بدی کی تمیز ختم ہو جاتی ہے۔ ان میں جرأت غیرت و حمیت مفقود ہو جاتی ہے اور وہ غیبت جیسے گناہ کی پرواہ تک نہیں کرتا۔ وہ پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائیاں کرنا عیش سمجھتے ہیں۔ دراصل ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے اپنے آپ کو بیگانہ سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ سوچیں کہ کہاں گناہ کی تاریکیوں اور ہلاکت کے گڑھوں میں بھٹکتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور انہیں صحیح راہ کی ہدایت دے!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے غیبت کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا ہے:۔

"اسلام نے غیبت کی ممانعت کے متعلق جو حکم دیا ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ بسا اوقات انسان دوسرے کے متعلق ایک رائے قائم کرتا ہے اور وہ اپنے آپ کو اس رائے میں حق بجانب سمجھتا ہے لیکن درحقیقت اس کی رائے صحیح نہیں ہوتی۔ میں نے بیسیوں دفعہ دیکھا ہے کہ ایک شخص دوسرے کے متعلق ایک قطعی رائے قائم کر لیتا ہے اور اسے یقین ہوتا ہے کہ میری رائے درست ہے لیکن ہوتی غلط ہے۔ ایسی صورت میں اگر دوسرا شخص سامنے بیٹھا ہوگا۔ اور اس کے متعلق کسی رائے کا اظہار کیا جائے گا تو وہ اپنی برأت کرے گا۔ اور کہے گا کہ تمہیں میرے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرے اندر یہ نقص نہیں پایا جاتا۔ پس خواہ کسی کے نزدیک کوئی بات سچی ہو جب تک وہ دوسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخص کی عدم موجودگی میں بیان کرتا ہو اور وہ بات ایسی ہے جس سے اس کے بھائی کی عزت کی تنقیص ہوتی ہے یا اس کے علم کی تنقیص ہوتی ہے یا اس کے رتبہ کی تنقیص ہوتی ہے تو قرآن اور حدیث کی رو سے وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ اس طرح اس نے اپنے بھائی کو اپنی برأت پیش کرنے کے حق سے محروم کر دیا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم ص۔)

ہمارے پیارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس بات کی نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ خواہ مخواہ دوسرے کے معاملات پر اعتراض نہ کیا کرو اور ایسے معاملات میں دخل نہ دیا کرو جن کا تمہارے ساتھ تعلق نہیں ہوتا کیونکہ اس طرح فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ انسان کے اسلام کا بہترین نمونہ یہ ہے کہ جس معاملہ کا اس سے براہ راست تعلق نہ ہو اس میں خواہ مخواہ دخل اندازی نہ کیا کرے۔ آپ کا یہ خلق ایسا ہے کہ جس کی نگہداشت کر کے دنیا میں امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ ہزاروں ہزار خرابیاں دنیا میں اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ لوگ مصیبت زدہ کی مدد کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے مگر خواہ مخواہ لوگوں کے معاملات پر اعتراض کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ان کو اس بدفعل سے بچنا چاہیئے تھا اور ایک دوسرے کے عیوب کی پردہ پوشی کرنی چاہیئے تھی اور انہیں ایک دوسرے کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ فرمایا کرتے کہ:-

"جو مسلمان اپنے بھائی کی آبروریزی سے کسی کو روکے گا (یعنی غیبت وغیرہ سے) تو اللہ تعالیٰ پر اس کا حق یہ ہے کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ سے بچائے یا قیامت کے دن دوزخ کی آگ کو اس سے روکے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی ہم پر مومنوں کی مدد واجب ہے۔"

(شرح السنۃ)

افسوس آج یہ مرض زیادہ ہی بڑھتا جا رہا ہے اور لوگ ایک دوسرے کے عیوب اور کمزوریوں کو بڑے مزے سے بیان کرتے ہیں گویا کہ کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تو یہ نمونہ تھا کہ آپ کی نظر میں اگر کسی کا عیب آ جاتا تو اسے آپ چھپاتے تھے اور اگر کوئی اپنا عیب ظاہر کرتا تھا تو آپ اس کو بھی عیب ظاہر کرنے سے منع فرماتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ

"جو بندہ کسی دوسرے بندے کا گناہ دنیا میں چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ قیامت کو چھپائے گا اور جو شخص دوسرے کے عیبوں کو تلاش کرتا ہے اس کے کانوں میں روز محشر سیسہ پلایا جائے گا۔"

حضرت معاذؓ نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں اور دوزخ کی آگ مجھ پر حرام ہو جائے۔ فرمایا۔ تو نے بڑا سوال کیا۔ اور یہ آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا۔ نماز قائم رکھ اور زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ اور طاقت ہو تو حج کر......... پھر فرمایا۔ میں تمہیں ان سب (نیکیوں) کی جڑ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں۔ یا رسول اللہ! تو آپ نے زبان مبارک پکڑی اور فرمایا تو اپنے اس کو بند رکھ۔ میں نے عرض کیا کیا ہم ان باتوں کے سبب پکڑے جائیں گے جو زبان سے بولتے ہیں؟ فرمایا:-

"تیری ماں تجھے روئے! دوزخ کی آگ میں اوندھے منہ ان کی زبانوں کے پھل گرائے جائیں گے۔"

(ترمذی)

بہتر ہوگا کہ اس مضمون کی تکمیل غیبت کے اسباب اور وجوہات کیساتھ کر دی جائے کہ آخر لوگ غیبت ایسی چغلخوری کرنے پر کیوں مجبور ہوتے ہیں۔ غیبت کی بعض وجوہات یہ ہیں:-

(۱) غصہ کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کے خلاف باتیں کرتے ہیں اور انہیں اس وقت کوئی احساس تک نہیں ہوتا کہ یہ غیبت ہے اور ہم اس گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

(۲) دوسرے کو خوش کرنے اور ان کی ہمدردیاں اپنے ساتھ حاصل کرنے کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کی غیبت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں حالانکہ یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ کسی کے خلاف ناحق ایسی باتیں منسوب کی جائیں جو اس میں پائی نہ جاتی ہوں۔

(۳) کسی گناہ کے سرزد ہونے اور اس گناہ یا غلطی کے عوض بازپرس کرنے سے اکثر لوگ اس گناہ یا غلطی کو دوسروں کے سر تھوپتے اور اپنے آپ کو بچاتے اور اپنی معصومیت ثابت کرنے کی خاطر غیبت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں تاکہ ان کی جگہ کوئی ناحق پھنس جائے اور وہ اس غلطی یا گناہ کی سزا سے بچ جائیں۔

(۴) بعض لوگ خود کر تو ثواب اور نیکی کا کام نہیں کرتے مگر اپنی بڑائی اور بزرگی اور بے ہمتی پر پردہ ڈالنے کی خاطر ایک دوسرے پر نکتہ چینی اور غیبت کرتے ہیں کہ فلاں شخص ایسا ہے ویسا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۵) حسد کی وجہ سے کہ بعض لوگ عالموں یا بزرگوں سے محبت کرتے ہیں اور وہ جلتا ہے کہ شہرت اور عزت مجھے کیوں نہیں مل رہی ان کو کیوں ملتی ہے۔ اس وجہ سے وہ ان کے قصور تلاش کرنے اور جھوٹی عزت حاصل کرنے کی غرض سے دوسروں پر غیبت اور نکتہ چینی کرتا ہے۔

(۶) بعض لوگ دوسروں کا مذاق اڑاتے ہیں اور بے سبب اور بے بنیاد باتیں دوسروں کی طرف منسوب کرکے اور ہنسی مذاق میں ان کی تذلیل اور تضحیک کرتے ہیں اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں۔ اسی وجہ سے بھی لوگ ایک دوسرے کی غیبت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

(۷) بعض لوگ دوسروں کے گناہ پر افسوس کرتے ہیں اور اپنے افسوس کے اظہار کے طور پر دوسروں کے اس گناہ کو بڑے عجیب و غریب طریقے سے بیان کرتے ہیں اور اپنے آپ کو معصوم و شریف اور نیک بنتے ہیں کہ گویا وہ فرشتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا رہا باقی سب گنہگار ہیں۔

(۸) کسی کے قصور اور گناہ پر غصہ آئے اور غصہ میں لوگوں سے ان کی غیبت اور نکتہ چینی کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ہمیں اس بدعادت (غیبت) سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم باقی لوگوں کے لئے نیک نمونہ قائم کر سکیں!

آمین ثم آمین!

ولادت

میرے بھتیجے عزیزم فضل الرحمٰن رانا آف قصور کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے چھ لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت بچے کا نام عطاء الرحمٰن لبید القدیر رکھا ہے۔ نومولود چوہدری عبد الحمید صاحب ٹھیکیدار سابق سپروائزر تعمیر خلافت لائبریری کا پوتا ہے۔ احباب سے بچے کی درازی عمر۔ نیک و خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبد الحق کارکن صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے خاکسار کے بیٹے عزیزم محمود احمد عاطف نے مڈل کے امتحان میں ۷۵% نمبر لے کر وظیفہ حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عزیز کو خادم دین بنائے اور یہ کامیابی اس کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین (رضیہ درد)

(۲) خاکسار زمین کے ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہے۔ اس کے علاوہ دیگر تکالیف بھی ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میری صحت و عافیت اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مظفر احمد ولد عبد العزیز۔ محلہ منڈی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چوہدری غلام حسین صاحب کی یاد میں

(مکرم مولانا محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان)

میرے والد حضرت چوہدری غلام حسین صاحب نہ صرف دیوانگی کی حد تک احمدیت کے شیدائی تھے بلکہ اپنا سب کچھ ہی اس کے لئے نثار کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے ۔ میری عمر اس وقت ۷۸ سال کے لگ بھگ ہے حضرت والد صاحب مرحوم کو میری پیدائش کے زمانہ ۱۹۰۲ء یا ۱۹۰۳ء میں چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا دو مربعے گھوڑی پال مل گئے تھے اور وہ سیالکوٹ سے سرگودھا آ گئے تھے لیکن میں چونکہ اپنے دادا جان مرحوم کا پہلا پوتا تھا اس لئے میرے دادا جان مرحوم اور دادی جان مرحومہ نے مجھے اپنے پاس سیالکوٹ ہی رکھا (دادا جان خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے علاقہ میں با اثر زمیندار تھے وہ اور دادی جان دونوں حضرت والد صاحب کی کوشش سے احمدی اور موصی ہوئے وہ دونوں حاجی بھی تھے) جب میں نے ان کے پاس اگرہ ضلع سیالکوٹ میں رہتے ہوئے پرائمری پاس کر لی تو حضرت والد صاحب نے (جن کا اس وقت میں اکلوتا بیٹا تھا اور دادا جان کے علاوہ اپنے چچا صاحبان اور دوسرے افرادِ خاندان کو بھی پیارا تھا) دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس وقت کے لحاظ سے دور جگہ قادیان ضلع گورداسپور بھیج دیا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ابھی ان کی طرح کے احمدی زمیندار محض دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے شاذ و نادر ہی مدرسہ احمدیہ قادیان میں اپنے بچے بھیجتے تھے بلکہ سرکاری ملازمتیں حاصل کرنے کا رجحان تھا ۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ جب مجھے قادیان بھیجا گیا اس وقت ضلع سیالکوٹ کے ہمارے ایک احمدی رشتہ دار نے اپنے میرے ہم عمر بچے کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل کرایا جو بی اے کرنے کے بعد شملہ میں سرکاری ملازم ہوا اور اسی طرح ضلع سرگودھا کے ایک مخلص احمدی زمیندار نے جس کو حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی سرگودھا مربعے ملے تھے اپنے بچے کو جو میرا ہم عمر تھا تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل کرایا جو سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہو کر اچھی دنیوی حیثیت کا مالک ہے (اپنے زمانہ میں قادیان جانے والے یہ دو طالب علم ہی مجھے یاد ہیں)

حضرت والد صاحب مرحوم جب مجھے قادیان لے گئے اور یہ غالباً ۱۹۱۶ء کے جلسہ سالانہ کا موقعہ تھا تو مسجد مبارک قادیان میں جب حضرت مصلح موعودؓ نماز پڑھا کر واپس تشریف لے جا رہے تھے والد صاحب نے کھڑے کھڑے حضور کی خدمت میں مجھے پیش کیا اور عرض کیا کہ اس کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا دوں یا ہائی سکول میں؟ تو حضور نے فرمایا دونوں میں سے جس میں چاہیں داخل کروا دیں اس پر حضرت والد صاحب نے خود ہی فوراً عرض کیا کہ میں مدرسہ احمدیہ میں داخل کرانا چاہتا ہوں حضور نے فرمایا ہاں کرا دیں۔

اس وقت حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کا ابتدائی زمانہ تھا اور حضرت والد صاحب نے از خود ہی اپنے بچے کو دینی تعلیم دلا کر مبلغ بنانے کو ترجیح دی تھی

چنانچہ میں نے مدرسہ احمدیہ میں پڑھنا شروع کر دیا ۔ اس وقت مدرسہ احمدیہ کے طلباء کی تعداد بھی زیادہ نہ تھی اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے محترم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا اور چوہدری علی محمد صاحب مرحوم اکّ گکھووال ضلع فیصل آباد اپنے خرچ پر پڑھتے تھے اور باقی طالب علم صدر انجمن احمدیہ سے معمولی وظیفہ لے کر دینی تعلیم حاصل کرتے تھے کچھ عرصہ بعد بابو نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم بھی اپنے خرچ پر پڑھنے کے لئے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے ۔ اس طرح بعد میں بھی چند ہی طالب علم ایسے آتے ہوں گے۔

اس وقت مدرسہ احمدیہ کے افسر حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور والد صاحب مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے چھوٹے بڑے ہر فرد سے اپنی محبت کی وجہ سے بہت جلد متعارف ہو جاتے تھے (آخر زندگی تک ان کی یہی کیفیت رہی) چنانچہ مجھے حضرت میاں صاحبؓ کے سپرد کیا اور غالباً دفتر محاسب میں خرچ جمع کرایا لیکن میں حضرت میاں صاحبؓ سے ہی خرچ لیتا تھا حساب کا مجھے علم نہ تھا (میرے جیسے کمزور انسان اور دیہاتی لڑکے کا قادیان میں تعلیم حاصل کر لینا بھی حضرت میاں صاحبؓ کی شفقت کا نتیجہ تھا جس کو تا عمر آپ نے یاد رکھا اور میرے موجودہ تعلیم یافتہ بچوں کے حصولِ تعلیم میں بھی دعا اور راہنمائی سے مدد فرماتے رہے۔)

اس زمانہ کے مدرسہ احمدیہ کے حالات کا ذکر کرنے سے میرا مقصد محض یہ ہے کہ ابھی اپنے خرچ پر پڑھانے کی استطاعت رکھنے والے احمدی احباب کی توجہ اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلانے کی طرف زیادہ نہ تھی وہ تو اللہ تعالیٰ نے جب نمایاں ترقی دینا شروع کی اور حضرت مصلح موعودؓ نے خود اپنے بچوں کو حافظ قرآن اور مولوی فاضل بنانا شروع کر دیا بلکہ جماعت کو مختلف تحریکات کے ذریعہ خدمتِ دین کیلئے آگے آنے کی ترغیب دی تو جماعت کے ہر طبقہ نے لبیک کہا اور مدرسہ احمدیہ میں لگا نہ صرف غرباء بلکہ کسی حد تک خوشحال لوگوں نے بھی اپنے بچوں کو کثرت سے بھیجنا شروع کیا لیکن حضرت والد صاحب مرحوم نے اپنے اخلاص اور احمدیت سے عشق کے باعث یہ سعادت بہت پہلے حاصل کی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چل کر احمدیت کا نام روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میری اہلیہ کافی دنوں سے شدید بیمار ہیں ۔ تین چار دنوں سے کچھ افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل صحت عطا فرمائے آمین۔
(محمد یونس اختر اسٹیشن روڈ نواب شاہ سندھ)

(۲) مکرم رانا بشیر احمد صاحب جو عرصہ ڈیڑھ ماہ سے ایک مقامی ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں ان کے لئے تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
(ظفر اللہ کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

(۳) خاکسار کے والد صاحب چوہدری محمد ارشاد اللہ چٹھہ صاحب بعارضہ درد گردہ و مثانہ بیمار ہیں علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے خاص طور پر ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کا وقف قبول فرما کر خاتمہ بالخیر فرمائے آمین۔
(ہدایت اللہ ناصر چٹھہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۴) مودبانہ گذارش ہے کہ میری نانی جان جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔
(پیر شفیع الدین قریشی اسلم سرگودھا)

(۵) بزرگوارم بابو اقبال محمد خان صاحب جالندھری (حال لاہور) تقریباً عرصہ دو سال سے ضعیف العمری کی وجہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ اور صاحبِ فراش ہیں۔ ان کی صحت کاملہ اور انجام بخیر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(مرزا عزیز احمد سیکرٹری مال ۲۴ زبیر سٹریٹ ۔ اسلامیہ پارک لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایصالِ ثواب

محترمہ مخدوم النساء بیگم عبد الوحید خان صاحب آف کوئٹہ کی وفات ۸۰/۶/۱۸ کو ہوئی۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

ایصالِ ثواب کے لئے مرحومہ کے صاحبزادے مکرم عبد الباسط خان صاحب نے ۳۰۰/ روپے کی رقم بذریعہ مکرم شیخ نذیر احمد صاحب فیض بلال اسٹیٹس ربوہ تعمیر مساجد کے لئے داخل خزانہ کروائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مرحومہ کو جنت النعیم میں مقام علیین سے نوازے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تلاش گمشدہ

جماعت احمدیہ دھاروالی کے سیکرٹری مال مکرم نذیر احمد صاحب شاہ پوری ولد علی محمد صاحب مرحوم عرصہ دو ماہ قبل بغیر کسی کو اطلاع دیئے گھر سے چلے گئے اور آج تک واپس نہیں آئے۔ ان کے بیوی بچے اور دیگر اعزا و اقربا سخت پریشان ہیں اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو خود جلد از جلد اپنے گھر واپس آجائیں۔ اگر کسی دوسرے صاحب کو ان کے متعلق علم ہو یا دیکھا ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ مکرم موصوف کا حلیہ درج ذیل ہے۔

عمر تقریباً ۳۵ سال، قد ۲/۱ ۵ فٹ، رنگ گندمی۔ داڑھی درمیانی چادر قمیص بادامی رنگ کی۔ سر پر سبز دھاری دار رومال۔

(شریف احمد اشرف مربی سلسلہ دھاروالی چک ۳۳ ضلع شیخوپورہ)

دُعائے مغفرت

میری بڑی بیٹی عزیزہ مخدوم النساء بیگم اہلیہ عبد الوحید خان صاحب آف کوئٹہ ۱۷ جون کی شام بعد نماز مغرب اپنے مولا حقیقی سے جا ملی۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ کوئٹہ میں لجنہ اماء اللہ کی مخلص کارکن تھی۔ نماز روزہ کی پابندی اور سلسلہ کے ساتھ بے حد انس تھا۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ۹ بچیاں بچے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار میاں محمد یعقوب ابن حضرت میاں سراج دین صاحبؓ آف لاہور حال محلہ دار النصر غربی ربوہ)

(۲) خاکسار کی چچی صاحبہ نواب بیگم اہلیہ بابو فقیر اللہ صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۰ جون بروز منگل بوقت ۳ بجے بعد دوپہر وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ۱۱ جون کو جنازہ ربوہ پہنچایا گیا جہاں اسی دن دس بجے مکرم مولانا نذیر احمد صاحب بشیر نے نماز جنازہ پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم میاں غلام مصطفیٰ صادق صاحب افسر امانت تحریک جدید نے دعا کرائی۔ موصیہ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ احمدیت سے محبت کرنے والی تھیں اپنی اولاد اور دیگر اہلِ خاندان کو خلافت سے وابستہ رہنے کی برکات سے ہر وقت آگاہ فرماتی رہتیں۔ دینی کاموں میں دلچسپی سے حصہ لیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس

میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(محمد اسحاق نثار ۲۹ جان بلڈنگ گنج مغل پورہ لاہور)

مطالعہ کتب

آئندہ تین ماہ کے لئے جو کتب مرکز نے خدام کے مطالعہ کے لئے مقرر کی تھیں وہ اب نایاب ہیں۔ لہٰذا درج ذیل کتب متبادل مقرر کی گئی ہیں۔

اگست: "آسمانی فیصلہ"، ستمبر: "توضیح مرام"، اکتوبر: "لیکچر سیالکوٹ"

خدام ان کتب کو منگوا کر مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

واپسی پرچہ جات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ مرکزی امتحانات حل شدہ پرچے جلد ارسال فرمادیں۔

(مہتمم تعلیم)

قرار دادِ تعزیت

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

ہمارے بھائی مکرم شمیم پرویز صاحب قائد ضلع جھنگ کے والد محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ۳۱ مئی ۱۹۸۰ء کو انتقال فرما گئے ہیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم چوہدری دین محمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی عاملہ کا یہ اجلاس اپنے محترم بھائی کے والد بزرگوار کی وفات پر سوگوار ہے اور گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ محترم شمیم پرویز صاحب عرصہ چھ سال سے قیادت ضلع جھنگ کا کام بڑی محنت، لگن، مستعدی اور ذمہ داری سے بجا لا رہے ہیں۔ ان کی قیادت میں کئی بار ضلع جھنگ مختلف علمی مقابلوں میں اوّل پوزیشن اور خصوصی انعامات حاصل کر چکا ہے۔

محترم شمیم پرویز صاحب کو جوانی کی عمر میں ہی جو خدمتِ دین کی سعادت نصیب ہوئی ہے اس میں یقیناً آپ کے والد مرحوم کی تربیت کا بھی بہت حصہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے والد محترم کو غریقِ رحمت کرے اور اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ محترم شمیم صاحب اور ان کے افراد خاندان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ مجلس عاملہ محترم شمیم پرویز صاحب اور ان کی والدہ محترمہ اور جملہ عزیزان و اقارب سے تعزیت کرتی ہے۔

(ہم ہیں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ شاہدہ افتخار بنت قاضی افتخار احمد صاحب ملتان نے بی۔ ایس۔ سی کے امتحان میں ۳۹۶/۷۰۰ نمبر لے کر ملتان یونیورسٹی میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ اور یہ کامیابی عزیزہ کے لئے برکت کا موجب بنے آمین۔

(قاضی طاہر اسمٰعیل قائد خدام الاحمدیہ ملتان شہر)

قائدین مجالس اور ضلع توجہ فرمائیں: ۵ر تا ۱۲ر جولائی ہفتہ وصولی وفاء منایا جائے (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۴۴۸:۔

میں چوہدری شمس الدین ولد چوہدری کریم الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی ساکن ٹاؤن شپ ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ساڑھے چار مرلے کا مکان ۲۰۶/ ٹاؤن شپ سکیم بلاک ۲/ مالیتی ۲۵۰۰۰/- روپے۔

(۲) ڈیڑھ ایکڑ زمین موضع چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ تحصیل وزیر آباد مالیتی ۲۴۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۲۶ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد:۔ شمس الدین ولد چوہدری کریم الدین ٹاؤن شپ سکیم مکان ۲۰۶/ بلاک ۲/ لاہور۔

گواہ شد:۔ چوہدری نور احمد صاحب مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور

گواہ شد:۔ عبدالرزاق قریشی سیکرٹری مال

حلقہ ٹاؤن شپ لاہور۔

مسل نمبر ۲۴۴۴۹:۔

میں مشکورہ شمس زوجہ چوہدری شمس الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی ساکن ٹاؤن شپ ضلع لاہور۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۱۹۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر ۲۳۰۰/- روپے

(۲) سلائی مشین ۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ:۔ مشکورہ شمس زوجہ شمس الدین صاحب مکان ۲۰۶/ بلاک ۲/ ٹاؤن شپ سکیم لاہور۔

گواہ شد:۔ چوہدری نور احمد مرکزی سیکرٹری مال لاہور۔

گواہ شد:۔ عبدالرزاق قریشی سیکرٹری مال حلقہ ٹاؤن شپ سکیم لاہور۔

ٹینڈر نوٹس

محکمہ بلڈنگ کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے سال رواں کی فیس یا تجدیدی فیس جمع کروا رکھی ہے سر بمہر آئیٹم ا فیصد کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء ترمیم شدہ سٹینڈنگ ریٹس کمیٹی پر برائے کام بلڈنگ، اور سینٹرل ریجن شیڈول ۱۹۷۴ء اور برائے کام بجلی اور واٹر سپلائی سینٹری انسٹالیشن جن کے ریٹ کمپوزٹ شیڈول ریٹ ۱۹۷۹ء میں درج نہیں ہیں۔ مندرجہ کاموں کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں ٹینڈر مورخہ ۱۹۸۰/۷/۱۶ ٹھیکیداران یا ان کے ایجنٹ کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ مشروط بذریعہ تار/بذریعہ ٹیلیفون یا بغیر زر ضمانت ٹینڈر وصول نہیں کئے جائیں گے۔ زر ضمانت صرف ڈیپازٹ ریٹ کال کے ذریعے آنی چاہیئے۔ رجسٹرڈ فرم یا کمپنی کی صورت میں مختارنامہ جو کہ عدالتی کاغذ پر مصدقہ ہو ٹینڈر کے ساتھ پیش کرنا ہوگا۔ زیر دستخطی اس کا پورا حق رکھتا ہے کہ کسی ایک یا تمام ٹینڈروں کو بلا وجہ بتائے منسوخ کردے۔ ٹینڈر فارم مذکورہ بالا تاریخ کو ۱۰ بجے تک زیر دستخطی کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔ باقی تفصیلات و شرائط زیر دستخطی کے دفتر سے دفتری اوقات میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
(۱)	تعمیر رہائش گاہ آر۔ ایم۔ گڑھ مہاراجہ	۲۱۷۰۰۰/-	۴۳۴۰/-	۴ ماہ
(۲)	جھنگ میں سرکاری ملازمین کے لئے رہائشی مکانات کی تعمیر (ملازمین گریڈ ۱ تا ۴ و ۵ تا ۹)	۱۵۰۰۰۰۰/-	۳۰۰۰۰/-	۱۵ ماہ
(۳)	تعمیر لائبریری گورنمنٹ برائے طلباء (جھنگ)	۴۰۰۰۰۰/-	۸۰۰۰/-	۶ ماہ
(۴)	پنجاب میں ۲۱۹ بنیادی مراکز صحت کی تعمیر (سرگودھا ڈویژن میں ۵۱)			
(۱)	علی پور تحصیل جھنگ	۴۰۰۰۰۰/-	۸۰۰۰/-	۸ ماہ
(۲)	واصو "	۴۰۰۰۰۰/-	۸۰۰۰/-	۸ "
(۳)	وجھلانہ "	۴۰۰۰۰۰/-	۸۰۰۰/-	۸ "
(۴)	بہھر جبانہ " شورکوٹ	۴۰۰۰۰۰/-	۸۰۰۰/-	۸ "
(۵)	گودارا "	۴۰۰۰۰۰/-	۸۰۰۰/-	۸ "
(۶)	چک ۱۳۸ " چنیوٹ	۴۰۰۰۰۰/-	۸۰۰۰/-	۸ "
(۷)	سنگھینی "	۴۰۰۰۰۰/-	۸۰۰۰/-	۸ "
(۸)	بابیوال "	۴۰۰۰۰۰/-	۸۰۰۰/-	۸ "

مشتہر

(ایگزیکٹو انجینئر پراونشل بلڈنگ ڈویژن جھنگ)

IPL-3649

شکریہ احباب

گذشتہ ماہ میری اہلیہ محترمہ وفات پاگئیں۔ الفضل میں خبر شائع ہوئی تو جماعت کے بہت سے دوستوں اور بزرگوں نے خطوط کے ذریعہ میرے ساتھ تعزیت فرمائی۔ یہاں گاؤں میں بھی اردگرد کی جماعتوں کے دوست میرے غریب خانہ پر تشریف لائے اور مجھ سے اظہار ہمدردی فرمایا۔ مصروفیت کی وجہ سے میں فرداً فرداً ان دوستوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا جنہوں نے خطوط کے ذریعہ تعزیت فرما کر میرے صدمہ کو ہلکا کرنے کی کوشش فرمائی۔ اس لئے میں الفضل کے ذریعہ ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے پاس سے بہت جزا عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری ضیاء اللہ

نمبردار چک ۹۹ پنیار ضلع سرگودھا)

حضور ایدہ اللہ کی خصوصی دعائیں حاصل کرنے کا طریق

ہر احمدی طالب علم حضور کو اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر فرمایا:۔

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی۔ ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا۔ اور دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائیگا"

(الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

ربوہ میں فری کوچنگ کلاسز

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ لاہور۔ فیصل آباد کے زیر انتظام ہونے والی فری کوچنگ کلاسز تعلیم القرآن کلاس کے فوراً بعد ہوں گی۔ الف ایس سی کے احمدی طلباء کے لئے یہ کلاسز ۱۵ جولائی کے قریب شروع ہونگی۔ یہ کلاسز ربوہ میں ہونگی اگر کوئی طالب علم باہر سے آنا چاہے تو رہائش اور طعام کا انتظام اس کی اپنی ذمہ واری ہوگی۔

عبدالرشید زاہد انچارج کوچنگ کلاسز مکان ۳۵/۵ دارالرحمت شرقی ربوہ

ربوہ میں بجلی کی رو میں بندش کا تکلیف دہ سلسلہ

ربوہ ۲۶ جون۔ ربوہ میں گزشتہ چند روز سے دن کے مختلف اوقات میں شدید گرمی کے وقت بجلی کی رو کا سلسلہ معطل ہونے کا تکلیف دہ سلسلہ جاری ہے۔ کل ۲۵ جون کو سہ پہر پانچ سے چھ بجے ہر دس منٹ کے بعد بجلی بند ہوتی رہی۔ اس کے بعد رات کو بند ہوئی۔ آج ۲۶ جون کی صبح نو بجے کے بعد یہی حال ہے۔

اس شدید گرمی کے عالم میں بجلی کی رو میں تعطل کا یہ سلسلہ اہل ربوہ کے لئے انتہائی پریشان کن ہے۔ اہالیان ربوہ نے متعلقہ حکام سے اس مسئلہ پر فوری توجہ دینے کی اپیل کی ہے۔

درخواست فارم

برائے

وظائف ادائیگی حقوق طلباء

۱۔ وظائف ادائیگی حقوق طلباء کے لئے درخواست فارم چھپوا لئے گئے ہیں جماعتیں مرکز میں آنے والے اپنے کسی نمائندہ کے ذریعہ نظارت تعلیم سے حسب ضرورت حاصل کرلیں۔ اسی طرح افراد جماعت خود بھی نظارت تعلیم سے یہ فارم طلب کر سکتے ہیں۔

دیہاتی جماعتوں کے لئے امراء اضلاع حسب ضرورت فارم منگوا لیں۔

۲۔ آئندہ ایسی درخواستیں انہی فارموں پر تمام تفصیل پُر کرنے کے بعد حضور کی خدمت میں براہ راست بھجوائی جانی چاہئیں۔ (ناظر تعلیم)

مغربی افریقہ میں اساتذہ کے لئے خدمت دین کا موقعہ

مغربی افریقہ میں ہمارے ایک سیکنڈری سکول کو حساب، کیمسٹری، فزکس، بیالوجی اور عربی کے اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ ان مضامین میں ایم۔ اے، ایم ایس سی احباب جو اس خدمت کی سعادت حاصل کرنا چاہیں وہ خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ چندہ عام، حصہ آمد و چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کی وصولی کی مہم از راہ کرم جاری رکھی جائے۔ اور جمع شدہ رقوم ساتھ کے ساتھ ارسال مرکز کر دی جائیں۔ اگلے سال کا بجٹ یکم مئی ۱۹۸۰ء سے ۳۰ جون ۱۹۸۱ء تک کا چودہ ماہ کا تیار کیا جائے۔

مئی اور جون ۱۹۸۰ء کا بجٹ جون کے آخر تک پورا کر دیا جائے اور وصول شدہ رقوم زیادہ سے زیادہ ۳۰ جون کو گیارہ بجے دوپہر تک ربوہ میں داخل خزانہ کروا دی جائیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ

الفضل کا خاص نمبر

مورخہ ۲۹ جون ۱۹۸۰ء کو ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارے میں روزنامہ الفضل ربوہ ایک خاص نمبر شائع کر رہا ہے۔ اس کی قیمت دو روپے ہوگی۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

ڈسپنسروں کی ضرورت

ہمیں چند ایک ایسے کوالیفائڈ ڈسپنسروں کی فوری ضرورت ہے جو خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہوں۔ معقول معاوضہ بھی دیا جائے گا۔ درخواستیں مع اسناد و فوٹوز و تعارفی خط از صدر جماعت و قائد مجلس فوراً بھجوا دیں۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

درخواست دعا

(۱) میری والدہ اہلیہ نصیر احمد صاحب کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

منور احمد ناصر سول لائن گل روڈ گوجرانوالہ

(۲) عزیزہ امۃ الشافی شائستہ صاحبہ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ کافی چوٹیں آئی ہیں۔ میو ہسپتال سرجیکل وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(رقیہ درد)

موسم گرما کی کیورز

SUMMER CURES
EYES CURE
EPISTAXIS CURE
JAUNDICE CURE
PILES CURE
SKIN CURE
SPERMATORRHEA CURE
VERTIGO CURE

۔ سوزش چشم اور سبز گلابی رنگ کی کیور
۔ نکسیر کی کیور
۔ یرقان کی کیور
۔ بواسیر کی کیور
۔ ایگزیما کی کیور
۔ جریان کی کیور
۔ چکروں کی کیور

فی کیور -/۱۵ روپے۔ ڈاک خرچ و پیکنگ -/۵ روپے
ایک سو گیارہ سلسلہ کیورز کا مفصل لٹریچر بذریعہ ڈاک منگوائیں
کیورریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راحیہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷